موقع ہے۔ روزہ سے اونہیں اس لیئے اتفاق ہے کہ اُس کے ذریعہ اُن کی صحت جسمانی کو فائدہ پہنچتا ہے بھوکوں کی تکلیف کا ذاتی احساس لوگوں میں پیدا ہوتا ہے، اور کسی آڑے وقت ضرورت پیش آجائے تو بھوک پیاس کی حالت میں بھی قومی مفاد کے امور میں عملی حصہ لینے کی عوام کو مشق بہم پہنچتی رہتی ہے۔ اگر وہ یہ کہیں کہ منجملہ دیگر بڑے بڑے فوائد کے یہ بھی ایک فائدہ ہے جو جسم سے متعلق ہے تو ہمیں اُن کی بات کے مان لینے میں ممکن ہے کہ کوئی عذر نہ ہو۔ لیکن جب وہ اپنی ہی لیلیٰ کے گرد طواف کیے جاتے ہیں اور دیگر اہم تر مصلحتوں کی نفی کر کے اِن ارکان مذہبی کی صرف پولیٹیکل مصلحتوں ہی کے پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں اور اپنی ہی بات پر اڑے رہتے ہیں تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

وہ بیچارے اپنی حدِ بصر سے آگے بڑھنے سے مجبور ہیں۔ اُن کی لیلیٰ کا اون پر پورا تسلط ہو گیا ہے اور دنیا کی ہر چیز اونہیں صرف ان کی لیلیٰ ہی کی جانب رہنمائی کرتی دکھائی دیتی ہے۔ چادر کے کونے میں موتی باندھکر ایک گنوار سے پوچھا گیا کہ بتاؤ اس چادر میں کیا بندھا ہے؟ اُس نے ٹٹول کر جواب دیا کہ چنے بندھے ہیں۔ وہ گنوار بیچارہ اس جواب پر مجبور تھا۔ اُس کی نگاہ چنوں سے آگے جا ہی نہ سکتی تھی۔ موتیوں کا وجود اس کے نزدیک عدم ہے۔

اعتذار

میری ناسازی مزاج کا سلسلہ پوری طرح ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ بیکایک ایک رفیق کار کے نقض عہد نے ایسے حالات پیدا کر دئے جنسے ترجمان القرآن کی زندگی خطرے میں پڑ گئی اور اس ناخوشگوار قضیہ نے پورا ایک ہفتہ ضائع کر دیا اسی وجہ سے یہ پرچہ بہت تاخیر کے ساتھ شائع ہو رہا ہے میں شکر گزار ہونگا اگر ناظرین کرام اس عذر کو قبول فرمائیں گے۔ الحمد للہ کہ اب خطرات دور ہو گئے ہیں اور پرچہ محفوظ ہو چکا ہے

ابو الاعلیٰ